Al-Marjān Research Journal
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

A Methodological Study of "*Al-Itqan fi ‘Ulum al-Qur’an*" by Imam Al-Suyuti

الاتقان فی علوم القرآن از امام سیوطی کا منہجی مطالعہ

Authors Details

1. **Dr. Shams Ul Hussain Zaheer**
   Associate Professor, Department of Arabic & Islamic Studies, Women University, Swabi, KP, Pakistan.
2. **Shehla Shams** (Corresponding Author)
   PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies, Alhamd Islamic University, Islamabad, Pakistan. **shehlashamms@gmail.com**
3. **Dr. Bibi Alia**
   Lecturer, Department of Arabic & Islamic Studies, Women University, Swabi, KP, Pakistan.

Citation

Zaheer, Dr. Shams Ul Hussain, Shehla Shams, and Dr. Bibi Alia." A Methodological Study of "Al-Itqan fi ‘Ulum al-Qur’an" by Imam Al-Suyuti."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 466−482.

Submission Timeline

Received: Jan 02, 2024
Revised: Jan 15, 2025
Accepted: Feb 02, 2025
Published Online:
Feb 16, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

A Methodological Study of "*Al-Itqan fi ʻUlum al-Qur'an*" by Imam Al-Suyuti

الاتقان فی علوم القرآن از امام سیوطی کا منہجی مطالعہ

☆ڈاکٹر شمس الحسین ☆شہلا شمس ☆ڈاکٹر بی بی عالیہ

Abstract

This text underscores the Holy Qur'an as a foundational and unparalleled source for all sciences and intellectual pursuits throughout history. It elaborates on the multifaceted nature of the Qur'an, highlighting that its guidance extends far beyond spiritual and ethical matters to encompass a wide array of principles related to human existence, the natural world, social systems, law, economics, and the cosmos. These divine principles have served as a catalyst for the development of numerous distinct academic disciplines, each evolving into a specialized field of study with its own methodologies and experts. Among these diverse fields, 'Uloom al-Qur'an -commonly known as the Sciences of the Qur'an -holds a particularly significant place. This discipline involves a comprehensive and systematic study of various fundamental aspects of the Qur'an, including the circumstances of its revelation (asbab al-nuzul), the process of its compilation and preservation, the principles of exegesis (tafsir), the identification of abrogating and abrogated verses (naskh), the differentiation between clear (muhkam) and allegorical (mutashabih) verses, the miraculous nature of the text (i'jaz), and the study of its variant readings (qira'at). Together, these components form a robust scholarly framework that enables deeper understanding, accurate interpretation, and contextual application of the Qur'anic message. The text also draws attention to the enduring scholarly significance of the classical work "Al-Itqan fi 'Uloom al-Qur'an", authored by the eminent scholar Imam Jalal al-Din al-Suyuti (may Allah have mercy on him). Recognized for its comprehensive coverage, methodological rigor, and scholarly depth, Al-Itqan remains a seminal and authoritative reference for students, researchers, and scholars engaged in Qur'anic studies. Its continued relevance underscores the timeless nature of Qur'anic sciences and their critical role in bridging traditional Islamic knowledge with contemporary intellectual inquiry in an analytical way of research.

Keywords: Al-Itqan fi 'Uloom al-Qur'an, Al-Suyuti, Qura'nic Sciences, Analysis, Descriptive Study

تعارف موضوع

قرآن مجید صرف ایک دینی کتاب ہی نہیں، بلکہ تمام علوم وفنون کا بنیادی سرچشمہ اور منبع ہے۔ اس نے اپنے نزول کے آغاز ہی سے انسانی فکر و شعور کو ایک نئی جہت عطا کی، جس کے نتیجے میں علوم و معارف کی ایک ایسی دنیا معرضِ وجود میں آئی جو آج بھی تحقیق و تدبر کے نئے نئے در وا کر

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ، ویمن یونیورسٹی، صوابی، خیبر پختونخوا، پاکستان۔

☆ پی ایچ۔ڈی ریسرچ اسکالر، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

☆ لیکچرار، شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ، ویمن یونیورسٹی، صوابی، خیبر پختونخوا، پاکستان۔

رہی ہے۔ قرآن نے صرف عقائد، عبادات اور اخلاقیات پر روشنی نہیں ڈالی بلکہ انسان، کائنات، تاریخ، قانون، معاشرت، معیشت اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے متعلق ایسے اصول اور نکات پیش کیے جنہوں نے بعد کے ادوار میں علوم کی صورت اختیار کرلی۔ رفتہ رفتہ ان قرآنی اشارات اور اصولوں کی بنیاد پر مختلف علوم کا ارتقاء ہوا، حتیٰ کہ ہر علم ایک مستقل شعبہ بن گیا اور اس کے ماہرین نے اپنے اپنے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ انہی علوم میں سے ایک اہم اور جامع علم **"علوم القرآن "** ہے، جو قرآن کریم کے فہم، تفسیر، نزول، جمع و تدوین، ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ، اعجاز، قراءات اور دیگر متعدد موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔ ہر دور میں اس علم پر جید علمانے علمی و تحقیقی کام کیا، اور کتب و رسائل کی ایک طویل فہرست مرتب ہوئی۔ انہی عظیم علمی خدمات میں **علامہ جلال الدین سیوطیؒ** کی شہرہ آفاق کتاب **"الاتقان فی علوم القرآن "** کو ایک نمایاں اور مستند مقام حاصل ہے۔ یہ کتاب نہ صرف اپنے موضوع پر جامعیت کا شاہکار ہے بلکہ آج بھی طلبہ، محققین اور علمائے کرام کے لیے ایک بنیادی مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔

زیر بحث مقالہ کو تین مباحث میں منقسم کیا ہے؛ مبحثِ اول میں امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی مختصر حالاتِ زندگی، مبحثِ دوم میں علوم القرآن کا تعارف اور ارتقاء اور مبحثِ سوم میں الاتقان از امام سیوطی کا منہج قابل ذکر ہیں؛

مبحث اول: امام جلاالدین سیوطی رحمہ اللہ کے مختصر حالاتِ زندگی

پیدائش اور تربیت:

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ 849ھ کو قاہرہ میں پیدا ہوئے، جہاں ان کے والد صاحب "مدرسہ الشیخونیہ" میں مدرس تھے۔ چھ برس کی عمر میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ انہوں نے آٹھ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ جس کے بعد علامہ صاحب نے مختلف ممالک سے تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، بیان اور طب وغیرہ کی علوم حاصل کی۔[1]

تدریس:

مختلف علوم میں مہارت حاصل کرنے کے بعد ان کے استاذ علامہ بلقینی رحمہ اللہ [2] نے انہیں مدرسہ "الشیخونیہ" میں مدرس فقہ کے حیثیت سے مقرر کیا گیا۔ 891ھ میں انہیں مدرسہ البیبر میں منتقل کیا گیا، جہاں پر انہوں نے 15، 16 سال تک تدریس کے خدمات انجام دیتے تھے۔[3]

علمی تصانیف:

علامہ سیوطی صاحب نے علم کے تمام شعبوں میں دسترس حاصل کی، اور اُن میں ہر پہلوں پر کتابیں بھی لکھیں۔ اِن کی تصانیف کی تعداد 576 تک بتائی گئی ہے۔ ان کی بیش بہا تصانیف میں ایک "الاتقان فی علوم القرآن" بھی سر فہرست ہے۔[4]

وفات:

علم و دانش کا یہ آفتاب 911ھ کو مصر میں غروب ہوا۔[5]

مبحثِ دوم: علوم القرآن کا تعارف و تدوین

علوم القرآن مرکب اضافی ہے جس کا معنیٰ ہے: "قرآن مجید کے علوم "۔ اصطلاحی طور پر علوم القرآن سے مراد ہر وہ علم ہے جو کسی نہ کسی حیثیت سے قرآن مجید کی تبیین، توضیح اور تفسیر کرتی ہے، جیسے: علم التفسیر، علم اسباب النزول۔ علم اِعجازالقرآن، علم المکی والمدنی اور علم الناسخ المنسوخ، سفری، حضری، لیلی، نہاری، صیفی، شتائی، فراشی، النومی، جس کا سب سے اول نزول ہوا، جس کا سب سے آخر میں نزول ہوا ہے۔ جو صرف

[1]Zirikli, *Al-A'lām*, Dār al-'Ilm lil-Malāyīn, 15th Edition, 2002 CE, Vol. 3, pp. 301–302

[2] 'Abd al-Raḥmān ibn 'Umar al-Balqīnī was a scholar, jurist, and judge. He authored a book on the sciences of the Qur'an (*'Ulūm al-Qur'ān*) consisting of 104 types. Aḥmad ibn Muḥammad, *Ṭabaqāt al-Mufassirīn,* ed. Sulaymān ibn Ṣāliḥ, Maktabat al-'Ulūm wa al-Ḥikam, Saudi Arabia, 1st Edition, 1417 AH, p. 444, Entry No. 638

[3] Zirikli, *Al-A'lām*, Vol. 3, pp. 301–302

[4] 'Ādil Nawā'iḍah, *Mu'jam al-Mufassirīn: From the Early Islamic Era to the Present Age*, Mu'assasat Nawā'iḍah al-Thaqāfiyyah, Beirut, 3rd Edition, 1409 AH, Vol. 1, p. 264

[5] Nawā'iḍah al-Thaqāfiyyah, Beirut, 3rd Edition, 1409 AH, Vol. 1, p. 264

قرآن میں نازل ہوا ہے اور کسی دوسرے نبی پر نازل ہوا نہیں ہوا۔ جس کا نزول مکرر ہوا۔ جس کا نزول جدا جدا ہوا۔ جس کا نزول اکٹھا ہوا۔ جس کے نزول کا وقت معلوم ہوا۔ متواتر، آحاد، شاذ، نبی ﷺ کی قرآءتیں، رُواۃ اور حفاظ، کیفیت تحمل، عالی اور نازل، مسلسل یہاں تک کہ انواع کا تعلق سند کے ساتھ تھا، ابتداء، تخفیفِ ہمزہ، اوغام، اِخفاء، قلب کرنا، وقف، امالہ، مدّ، مخارج حروف اور ان سب کا تعلق اَدَاء کے ساتھ ہے۔ غریب، معرب مشترک، مترادف، مجاز، مشترک، مترادف، مجمل اور مبین، محکم اور متشابہ، مشکل، استعارہ، کنایہ اور تعریض، وہ عام جو اپنے عموم پر باقی ہے۔ عام مخصوص۔ وہ عام جس سے خصوص مراد لیا گیا ہے۔ جس امر میں کتاب نے سنت کو خاص کیا ہو۔ جس امر میں سنت نے کتاب کی تخصیص کردی ہو۔ مؤول، مفہوم، مطلق اور مقید۔ جس پر ایک شخص نے عمل کیا اور وہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا۔ جو صرف ایک ہی شخص پر واجب تھا، ایجاز، اطناب اور مساواۃ، اشباہ النظائر، فصل اور وصل، قصر، احتباک، قول بالموجب، مطابقت، مناسبت، مجانست، توریۃ اوراستخدام، لف ونشر، التفات، فواصل اور غایات، افضل القرآن۔ اُس کا فاضل اور اُس کا مفضول۔ مفردات القرآن، امثال، آداب القاری والمقری، آداب المفسر، کسی کی تفسیر قبول کی جاتی ہے اور کسی کی تفسیر رد کی ہوتی ہے، غرائب التفسیر، مفسرین کی شناخت، کتابت القرآن، سورتوں کے نام رکھنے کی وجہ، آیتوں اور سورتوں کی ترتیب، اسماء، کنیتیں اور القاب، مبہمات، اُن لوگوں کے نام جن کے بارے میں قرآن نازل ہوا، تاریخ، تشبیہ، معانی القرآن اور مبین، وغیرہ۔[6]

علوم القرآن کا ارتقاء:

پہلی وحی کا زمانہ علوم القرآن کے ظُہور کا زمانہ ہے۔ غارِ حرا[7] میں جب پہلی وحی نازل ہوئی، تب سے علوم القرآن کا آغاز ہوا جس سے ان علوم القرآن کا استنباط ممکن ہے: پہلی وحی کے بعد قرآن مجید حسبِ حالات وواقعات نازل ہوتا رہا اور وقتاً فوقتاً حسبِ موضوعات علوم القرآن میں اضافہ ہوتا رہا جن کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے پاس محفوظ کرتے رہے۔ رسول اکرم ﷺ کی احادیث اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اوتابعین کے آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید بے شمار علوم پر مشتمل ہے۔ صحابہ کرام خالص عرب تھے اور عربی زبان کا بڑا پاکیزہ زوق رکھتے تھے، انہیں جب قرآن کریم کے فہم وادراک میں کوئی دشواری پیش آتی تو رسول اکرم ﷺ سے دریافت کرتے اور اُس کا شافی جواب پاتے چناچہ احادیث میں ہے کہ:

لَمَّا نَزَلَتْ: {الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا}[8] إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: {إِنَّ الشِّرْكَ}[9] لَظُلْمٌ عَظِيمٌ[10]

جب سورۃ الانعام کی آیت ۸۲ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گھبرا اُٹھے اور دربار رِسالت میں عرض کیا: اللہ کے رسول ہم میں ایسا کون شخص ہے جس نے ایمان لانے کے بعد کوئی ظلم اور معصیت نہ کی ہو، پس اِس آیت کے بموجب تو ہم میں کوئی بھی امن وہدایت کا مستحق نہیں رہتا؟ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: یہاں ظلم سے مراد ہر ظلم وزیادتی نہیں بلکہ خاص شرک مراد ہے جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں شرک کو ظلم ہی سے تعبیر کیا گیا ہے: إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ[11] یقیناً شرک ہی ظلمِ عظیم ہے۔

---

[6] Al-Suyūṭī, *Al-Itqān fī ‘Ulūm al-Qur’ān*, ed. Abū al-Faḍl Ibrāhīm, General Egyptian Book Organization, 1394 AH, Vol. 1, pp. 17–18

[7] Ḥirā’: A mountain located approximately three miles northeast of Makkah, opposite Mount Thabīr. (*Mu‘jam al-Buldān*, Yāqūt al-Ḥamawī, Dār Ṣādir, Beirut, 2nd Edition, 1995 CE, Vol. 2, p. 233)

[8] Surah al-An‘ām, 6:82

[9] Surah Luqmān, 31:13

[10] Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, ed. Muḥammad Zuhayr ibn Nāṣir, Dār Ṭawq al-Najāt, 1st Edition, 1422 AH: Vol. 1, p. 15, Ḥadīth No. 32 (Book of Oppression – *Kitāb al-Maẓālim*)

[11] Surah Luqmān, 31:13

یہ جواب سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دل مطمئن ہو گئے اور ان کا تردد جاتا رہا۔

اس لیے عہدِ رسالت میں اگر صحابی کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو کوئی مشکل پیش آتی تو رسول اکرم ﷺ اُسے حل کر دیتے، چناچہ آیت کریمہ: **وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ** [12] کھاتے پیتے رہوں یہاں تک کہ سیاہ و سفید دھاگہ میں تمہیں فرق معلوم ہونے لگے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ [13] نے دو دھاگے ایک سفید اور دوسرا سیاہ لے کر اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیے اور رات میں ان دھاگوں کو دیکھتے رہے جب دونوں کا رنگ نظر آنے لگا تو انہوں نے کھانا پینا بند کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو فرمایا: عدی رضی اللہ عنہ تمہارا تکیہ تو لمبا چوڑا معلوم ہو رہا ہے جس میں رات اور دن دونوں سماجاتے ہیں۔ یہاں سفید اور سیاہ دھاگے مراد نہیں بلکہ رات کی تاریکی اور دن کی سفیدی مراد ہے، اس کے بعد مزید توضیح کے لیے آیت میں **مِنَ الْفَجْرِ** کا ٹکڑا اور نازل ہوا، تاکہ پھر اس غلط فہمی کا اعادہ نہ ہو۔[14]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے زمانے میں علوم القرآن پر کوئی تصنیف کرنے کی ضرورت نہیں پڑی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مضبوط حافظہ سے نوازا تھا۔ اُن میں قرآن مجید کے علماء اور حفاظ کثرت سے موجود تھے اور اگر کوئی مشکل پیش آتی تو ایک دوسرے سے پوچھ لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ قاضی ابو بکر ابن العربی المالکی [15] نے لکھا ہے:

إن علوم القرآن خمسون علماً وأربعمئة علم، وسبعة آلاف، وسبعون ألف علم[16]

علوم القرآن کا دائرہ ستتر ہزار چار صد پچاس (۷۷۴۵۰) علوم تک پھیلا ہوا ہے۔

تعداد کی اس کثرت کو مبالغہ آرائی پر محمول نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ یہاں علم سے مراد اصطلاحی نہیں، بلکہ علم وادراک کے وہ تمام نکات مراد ہیں، جو سُوَر و آیات اور الفاظ کی توضیح و تفسیر کے سلسلے میں قاری کے قلب و ذہن میں اُبھرتے اور ایک طرح کی روشنی اور جلاء بخشتے ہیں، ان نکات کو لسانی، دینی، فقہی، اصولی، تاریخی اور نفسیاتی اعتبار سے متعدد خانوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، اس لحاظ سے غور کیا جائے تو ان کی تعداد واقعی ہزاروں پہنچ جاتی ہے۔

علوم القرآن کی تدوین:

حاجی خلیفہ [17] لکھتے ہیں:

في الاحتياج إلى التدوين:واعلم: أن الصحابة والتابعين-رضوان الله تعالى عليهم أجمعين،لخلوص عقيدتهم ببركة صحبة النبي - صلى الله تعالى عليه وسلم،وقرب العهد إليه،ولقلة الاختلاف والو اقعات، وتمكنهم من المراجعة إلى الثقات، كانوا مستغنين عن تدوين علم الشر ائع والأحكام، حتى إن بعضهم كره كتابة العلم، واستدل بما روي عن أبي سعيد الخدري - رضي الله تعالى عنه:

---

[12] Surah al-Baqarah, 2:187

[13] ʻAdī ibn Ḥātim al-Ṭāʼī: A noble Arab, originally Christian, embraced Islam in 9 AH. Took part in the conquest of Iraq and later settled in Kūfa. Supported Imam ʻAlī at the Battle of Ṣiffīn. Died in 60 AH, at the age of 120 or 180.(Ibn Ḥajar al-ʻAsqalānī, *Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣaḥābah*, ed. ʻĀdil Aḥmad ʻAbd al-Mawjūd, Dār al-Kutub al-ʻIlmiyyah, Beirut, 1st Edition, 1415 AH, Vol. 4, pp. 388–390, Entry No. 5491)

[14] Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*: Book of Fasting – Kitāb al-Ṣawm*, Vol. 3, p. 28, Ḥadīth No. 1915

[15] Abū Bakr ibn al-ʻArabī: Born in Seville in 468 AH. Traveled to the East in pursuit of knowledge. Reached the level of *ijtihād* in religious sciences. Authored books in ḥadīth, jurisprudence, Qur'anic exegesis, Arabic literature, and history. Appointed as judge in Seville. Died in Fes in 543 AH. (Ibn Khallikān, *Wafayāt al-Aʻyān,* ed. Iḥsān ʻAbbās, Dār Ṣādir, Beirut, Vol. 4, p. 296)

[16] *Qānūn al-Taʼwīl*, ed. Muḥammad Sulaymānī, Muʼassasat ʻUlūm al-Qurʼān, Beirut, 1st Edition, 1406 AH, p. 540

[17] Ḥājjī Khalīfah, Muṣṭafā ibn ʿAbd Allāh al-Qusṭanṭīnī al-Ḥanafī: He is the author of *Kashf al-Ẓunūn*. He passed away in the year 1167 AH. (*Ṭabaqāt al-Nassābīn by Abū Zayd Bakr ibn ʿAbd Allāh, Dār al-Rushd, Riyāḍ, 1st edition, 1407 AH, p. 167, biography no. 408*

أنه استأذن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - في كتابة العلم، فلم يأذن له-----ولما انتشر الإسلام، واتسعت الأمصار، وتفرقت الصحابة في الأقطار، وحدثت الفتن، واختلاف الآراء، وكثرت الفتاوى، والرجوع إلى الكبراء، أخذوا في تدوين الحديث، والفقه، وعلوم القرآن[18]

تدوین علوم کی ضرورت: خوب سمجھ لو کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی برکت صحبت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد نہایت پاکیزہ تھے اور رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی وفات پاجانے کے بعد اُن کا زمانہ آپ سے قریب تھا، اختلافات اور واقعات بھی نہایت کم تھے۔ ثقہ علماء اور رُواۃ سے مسائل میں مراجعت نہایت آسان تھا اس لیے وہ شرائع اور احکام کی تدوین سے مستغنی تھے یہاں تک کہ بعض نے کتابتِ علم کو مکروہ جانا۔۔۔ اور جب اسلام ممالک میں پھیل گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوسرے علاقوں میں پھیل گئے۔ فتن وحوادث نمودار ہو دئے۔ اختلاف رائے اور فتاویٰ میں اختلاف ظاہر ہوا۔ لوگ بڑے بڑے لوگوں سے مسائل کے بارے میں پوچھنے لگے تو علماء کو تدوین حدیث، فقہ اور علوم القرآن کی فکر دامن گیر ہوئی۔

مبحثِ سوم: الاتقان میں امام سیوطی کا منہج

حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب "کشف الظنون" میں الاتقان فی علوم القرآن پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

کہ اس کتاب کی ابتداء "الحمدالله الذى انزل على عبده الكتب" سے ہوتی ہے۔ اور یہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی علمی آثار میں عمدہ ترین اور مفید تر تحریر ہے۔ اس تصنیف میں علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے شیخ کافیجی کی تصنیف، علامہ بلقینی کی مواقع العلوم اور علامہ بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ کی البرہان فی علوم القرآن کو خاص طور پر جمع کیا ہے۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی تصنیف "التحبیر" پر اضافہ کرنے کے بعد 80 انواع پر مشتمل "الاتقان فی علوم القرآن" تصنیف فرمائی جو حقیقتاً ان کی تفسیر "مجمع البحرین" کا مقدمہ ہے۔[19]

الاتقان فی علوم القرآن کا منہج اور اسلوب:

امام سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الاتقان فی علوم القرآن میں ہر علمِ فن کے لیے الگ الگ نوع رکھی ہے بعض جگہ پر ایک دوسرے سے ملتا جلتا نوع کو ایک دوسرے میں ضم کی ہے۔ اسی اعتبار الاتقان ۸۰ نوع میں منقسم کی ہیں جن میں علامہ سیوطی صاحب نے کچھ یوں منہج اور اسلوب اختیار کی؛

ا۔ پہلی نوع: مکی اور مدنی آیتوں کی شناخت؛

علامہ سیوطیؒ نے پہلی نوع مکی و مدنی آیتوں کی شناخت کے بارے میں رکھ دی ہے تاکہ نزول کے اعتبار سے مکی و مدنی آیتوں کا معلوم ہونا ضروری ہے کہ کونسی سورۃ مکہ میں نازل ہوئی اور کونسی سورۃ مدینہ میں نازل ہوئی، کیونکہ اس سے بہت سے مسائل آسانی سے حل سکتا ہے۔ کیونکہ جحفہ، طائف، بیت المقدس اور حدیبیہ میں نازل ہونے والی سورتوں کا علم رکھنا کہ کونسی سورۃ رات کے وقت میں نازل ہوئی اور کونسی سورۃ دن کے وقت میں نازل ہوئی۔ پھر مکی سورتوں میں مدنی آیتوں کا علم رکھنا اور مدنی سورتوں میں مکی آیتوں کا علم رکھنا ضروری ہیں۔ اور ابنِ نقیب اپنی تفسیر کے مقدمہ میں لکھتے ہیں: کہ قرآن کریم منزل کی چار قسمیں ہیں مکی، محض مدنی وہ کہ جس کا بعض حصہ مکی ہے اور اور کچھ مدنی اور بعض حصہ جو نہ مکی ہو اور نہ مدنی۔

---

[18] Ḥājjī Khalīfah *Kashf al-Ẓunūn ʿan Asāmī al-Kutub wa al-Funūn*, Maktabat al-Muthannā, Baghdad, 1914 CE, vol. 1, p. 34
[19] Kashf al-Ẓunūn, vol. 1, p. 1

لیکن زیادہ تر مکی و مدنی آیتوں کے لیے تین اصطلاحات کا استعمال ہوتا ہے جو ہجرت سے پہلے حصہ نازل ہوئی وہ مکی اور جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی وہ مدنی اور تیسری قسم وہ حصہ جو عام الفتح اور حجۃ الوداع جیسے موقع پر نازل ہونے والی آیتوں کا نزول وغیرہ۔عام جوبات چل رہی ہیں وہ یہ کہ ۲۸ سورتیں مکہ میں اور ۸۶ سورتیں مدینہ میں میں نازل ہوئی۔[20]

مختلف فیہ سورتیں:

بعض مختلف فیہ سورتیں ہے کہ ان کی مکی اور مدنی نزول کا پورا علم کسی کو نہ ہوں: جیسا سورۃ الفاتحہ، سورۃ النساء، سورۃ یونس، سورۃ الرعد، سورۃ الحج، سورۃ الفرقان، سورۃ یٰسین، سورۃ ص، سورۃ محمد، سورۃ الحجرات، سورۃ رحمٰن، سورۃ الحدید، سورۃ صف، سورۃ الجمعہ، سورۃ التغابن، سورۃ الملک، سورۃ الدھر، سورۃ المطففین، سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الفجر، سورۃ البلد، سورۃ اللیل، سورۃ القدر، سورۃ زلزال، سورۃ العادیات، سورۃ التکاثر، سورۃ الکوثر، سورۃ اخلاص اور معوذتین۔

۲۔ دوسری نوع: حضری اور سفری کی شناخت:

حضری آیتیں وہ ہیں جو اقامتِ مکہ یا مدینہ میں نازل ہوئی اور سفری آیتیں وہ جو مکہ و مدینہ سے باہر نازل ہوئی جیسا: واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ، یہ آیت مکہ میں حجۃ الوداع کے سال نازل ہوئی۔ امام ابنِ ابی حاتم جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جابرؓ نے کہا: جس وقت رسول اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا تو عمرؓ نے سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ سے عرض کیا: یہ ہمارے جدِ ابراہیم خلیل اللہ کا مقام ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اسے مصلیٰ نہ بنالیں تو اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

جیسا: سورۃ انفال کا نزول جنگِ بدر کے بعد ہوئی، آیت تیمم کا نزول غزوہ بنی مصطلق میں ہوئی، سورۃ الفتح کا نزول صلح الحدیبیہ کے موقع پر نازل ہونا۔[21]

۳۔ تیسری نوع: نہاری اور لیلی کی شناخت میں:

کہ کونسی آیتیں رات میں اور کونسی میں دن کے وقت میں نازل ہوئی، جیسا کہ: تحویلِ قبلہ کی آیتیں نمازِ فجر میں نازل ہوئی اور اسی نسبت سے امام حبان نے الصحیح میں اور ابن المنذر نے کتاب الفکر میں اُم المؤمنین سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ: بلال رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس نمازِ فجر کے آذن سنانے آئے تو بلال رضی اللہ عنہ دیکھتے کہ رسول اکرم ﷺ رُو رہے ہیں۔ تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے رونے کی وجہ پوچھی، تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیوں نہ رویوں جو آج رات مجھ پر: **إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ**[22] کا نزول ہوا۔ پھر فرمایا: بد بخت ہے وہ شخص جو اس آیت کو پڑھے اور (صنعتِ خالق) پر نہ سوچیں۔[23]

چوتھی نوع: قرآن کے صیفی اور شتائی حصوں کا بیان:

اس نوع میں ان سورتوں کا بیان ہے جن کا نزول سال کی دو فصلوں سردی اور گرمی میں سے کسی ایک فصل میں ہوا۔ امام واحدی[24] بیان کرتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ نے کلالہ کے بارے میں دو آیتیں انزل فرمائیں ایک موسم سرما میں سورۃ النساء کے ابتدائی آیت اور دوسری موسم گرما میں سورۃ النساء کی آخری آیتیں۔

جنگِ تبوک میں بھی جن آیاتوں کا نزول ہوا وہ صیفی کے زمرے میں آتا ہے اور سورۃ النور کی وہ آیاتیں جو سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ (واقعہ اِفک) کے بارے میں نازل ہوئی ان کی نزول سخت سردی میں ہوئی۔ تو اس لحاظ سے وہ ان ادوار کی نسبت سے مشہور تھیں۔[25]

---

20 Al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān, vol. 1, p. 36
21 Ibid. vol. 1, p. 36
22 Surah Āl ʻImrān, 3:190
23 Al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān, vol. 1, pp. 81–85
24 ʿAlī ibn Aḥmad ibn Muḥammad ibn ʿAlī ibn Mutawiyyah, Imām al-Wāḥidī, Abū al-Ḥasan. He was a resident of Sāwah, located between Rayy and Hamadhān, though both his birth and death occurred in Nīshāpūr. He authored an accessible commentary titled *Tafsīr al-Basīṭ*. He passed away in 468 AH. [Imām al-Ziriklī, *al-Aʿlām*, vol. 4, p. 255]
25 Al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān, vol. 1, pp. 86–87

پانچویں نوع: فراشی اور نومی کا بیان:

فراشی سے نزول قرآن کریم کا وہ حصہ مراد ہے جس کا نزول اُس وقت ہوا جب رسول ﷺ بستر پر جاگتے اور اپنی کسی بیوی کے پاس تھی، اور نومی سے وہ آیتیں مراد ہے جب رسول اکرم ﷺ حالتِ خواب یا استراحت میں ہو۔ جیسا: **الذین خلفوا** اس کو نزول حالتِ فراشی میں ہوئی یعنی اس وقت رسول اکرم ﷺ اُمِ سلمہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ اور نومی کے مثال سورۃ الکوثر ہے، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ[26] فرماتے تھے: رسول اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف رکھتے تھے یکایک رسول اللہ ﷺ کی پلک جھپک گئی پھر رسول اللہ ﷺ نے تبسم ہوتے ہوئے سر اُٹھایا، تو ہم نے ہنسی کی وجہ پوچھی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی مجھ پر سورۃ الکوثر نازل ہوئی۔[27]

چھٹی نوع: ارضی اور سماوی کا بیان:

امام ابن العربی فرماتے ہیں کہ: قرآن کریم میں مختلف حصے مختلف جگہوں میں نازل ہونے والے ہیں۔ کچھ حصہ آسمان پر کچھ زمین پر جیسا سورۃ الصافات کی ایک آیت اور سورۃ البقرۃ کی آخر آیتیں معراج کے شب نازل ہوئی۔ اور سورۃ اقراء کی ابتدائی آیتیں غارِ حراز مین میں نازل ہوئی۔[28]

ساتویں نوع: سب سے پہلے قرآن میں کیا نازل ہوا:

سب سے قرآن کا نزول سورۃ العلق کی ابتدائی آیتیں نازل ہوئی۔ اسی طرح ہر بات کے بارے میں پہلی نازل ہوئی حکم یعنی آیتیں جیسا: جہاد کے بارے میں پہلا حکم **أذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا** نازل ہوئی ہے۔ قتل کے بارے میں پہلی آیت **ومن قتل مظلوماً** کا نزول ہوا۔[29]

آٹھویں نوع: سب سے آخر میں نازل ہونے والا حصہ قرآن:

یہ ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے کہ آخر میں کونسی آیت نازل ہوئی ایک قول کے مطابق: **و اتقو یوماً ترجعون فیه الی الله** نازل ہوئی تھی۔[30]

نویں نوع: سببِ نزول:

سببِ نزول ہی کے ذریعہ سے اُس شخص اور واقعہ کا کا نام معلوم ہوتا ہے جس کے بارے میں کوئی آیت یا سورۃ اُتری ہے اور آیت کے مبہم حصہ کی بھی اسی ذریعہ سے تعیین ہو سکتی ہے، مثلاً مروان بن الحکم نے عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ آیتِ کریمہ **والذی قال لوالدیه أف لکما**۔۔۔ ان کے حق میں نازل ہوئی یہاں تک کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا[31] تک یہ خبر پہنچ گئی تو انھوں نے مروان کے قول کی تردید کی اور اس آیت کا صحیح سببِ نزول بیان کیا۔[32]

دسویں نوع: قرآن کے اُن حصوں کا بیان جو بعض صحابہ کے زبان پر نازل ہوئے ہیں:

---

[26] nas ibn Mālik, Abū Ḥamzah, al-Anṣārī, al-Khazrajī — he was a servant of the Messenger of Allah ﷺ and one of the Companions who narrated a large number of ḥadīths. After the Prophet's ﷺ passing, he remained in Madinah al-Munawwarah, later participating in Islamic conquests, and eventually settled permanently in Baṣrah, where he died. ʿAlī ibn al-Madīnī said that Sayyidunā Anas (may Allah be pleased with him) was the last of the Companions to die in Baṣrah. According to the preferred opinion, he passed away in 93 AH. [*al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣaḥābah*, vol. 1, pp. 275–287, entry no. 277]

[27] Al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān, vol. 1, pp. 88–89

[28] Ibid, p. 90

[29] Ibid, p. 91

[30] Ibid, pp. 101-1

[31] Aisha bint Abu Bakr Siddiq (may Allah be pleased with them both). She was born four years before the Prophethood, and according to the most authentic opinion, she married the Prophet Muhammad ﷺ at the age of nine in the month of Shawwal before Hijrah. At the time of the Prophet's ﷺ death, she was eighteen years old. The Prophet Muhammad ﷺ did not marry any other virgin besides her. She passed away on 17 Ramadan 58 AH. [Al-Sirah al-Nabawiyyah, Ibn Ishaq, edited by Suhail Zakkar, Dar al-Fikr, Beirut, 1st edition, 1398 AH, p. 256]

[32] *Al-Itqan fi ʻUlum al-Qurʼan*, vol. 1, pp. 107–126

یہ دراصل سببِ نزول کا ایک نوع ہے اور اس کی اصل عمر رضی اللہ عنہ[33] کے موافقات ہیں یعنی وہ باتیں جو انہوں نے کہیں اور پھر اُنہی کے مطابق قرآن کریم کا نزول ہو گیا۔[34]

گیارھویں نوع: تکرار نزول کے بیان میں

قرآن کریم کی بعض آیاتوں اور سورتوں کا دوبارہ نازل ہونا جیسا: سورۃ الفاتحہ اور معوذتین کا نزول وغیرہ۔ اس نزول کا مقصد یاددہانی اور نصیحت دینے کی غرض سے ہوتا ہے۔[35]

بارھویں نوع: وہ آیات جن کا حکم اُن کے نزول سے یا جن کا نزول اُن کے حکم سے مؤخر ہوا ہے

امام بدرالدین زرکشی[36] البرہان فی علوم القرآن میں فرماتے ہیں: کہ کبھی قرآن کا نزول اُس کے حکم سے پہلے ہو جاتا تھا، مثلاً **قد افلح من تزکی ذکراسم ربہ فصلی** اس آیت کے بارے میں ابنِ عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: اس کا نزول صدقہ فطر کے بارے میں ہوا، اور یہ سورۃ مکی ہے اور زکوۃ، روزہ کا حکم مدینہ میں نازل ہوئی۔[37]

تیرھویں نوع: قرآن کریم کے وہ حصّے جن کا نزول متفرق اور اکھٹا ہوا ہے

اول قسم یعنی قرآن کا ایسا حصہ جس کا نزول متفرق ہوا ہو پیشتر ہے۔ چھوٹی سورتوں میں سے اس کی مثال سورۃ اقرء ہے کہ اس میں سے پہلے پہل صرف **مالم یعلم** تک تین آیتوں کا نزول ہوا۔ دوسری مثال سورۃ الضحیٰ ہے اُس کا ابتدا میں نازل ہونے والا حصہ آغازِ سورۃ سے **فترضی** تک ہے۔

دوسری قسم یکجا نازل ہونے والی سورتوں کی مثالیں جیسا: سورۃ الفاتحہ، سورۃ الاخلاص اور سورۃ الکوثر وغیرہ۔[38]

چودھویں نوع:

قرآن کریم کی وہ سورتیں اور آیتیں جن کے ساتھ فرشتوں کا بھی نزول ہوا، یا جو یونہی صرف حامل وحی کی معرفت اُتری، قرآن کریم میں بعض سورتیں اور آیتیں ایسی ہے جن کے ساتھ فرشتوں کا نزول ہوتا جیسا: سورۃ الانعام اور سورۃ الفاتحہ۔[39]

پندرھویں نوع: قرآن کریم کے وہ حصّے جن کا نزول بعض سابقہ انبیاء کے پر بھی ہو چکا ہے اور وہ حصہ جن کا نزول سیدنا محمد مصطفیٰ سے پہلے کسی نبی پر نہیں ہوا ہے؛

امام مسلمؒ نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہ[40] سے روایت کرتے ہیں: کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا آپ ﷺ کو دو نوروں کی بشارت ہے ایک سورۃ الفاتحہ اور دوسرا سورۃ البقرۃ کی آخری آیتیں ہیں، جو صرف آپ ﷺ کو دیئے گئے ہیں آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو نہیں

[33] Umar ibn al-Khattab ibn Nufayl ibn Abdul Aziz ibn Riyah. His mother's name was Khantamah. His title was Al-Faruq and his kunya Abu Hafs, both titles granted by the Prophet Muhammad ﷺ. He was the second Rightly Guided Caliph and father-in-law of the Prophet ﷺ. Umar (may Allah be pleased with him) was famous as a great, just, and fair ruler. During his caliphate, 2,251,030 square miles of land were conquered. He was martyred in 23 AH.
[Maʻrifat al-Sahabah, Abu Nuʻaym, edited by ʻAdil bin Yusuf al-ʻAzazi, Dar al-Watan lil-Nashr, Riyadh, 1st edition, 1419 AH, vol. 1, p. 38]

[34] Al-*Itqan fi ʻUlum al-Qur'an*, vol. 1, pp. 127–128

[35] Ibid, pp. 130–131

[36] Muhammad ibn Bahadur ibn Abdullah, Allama Badr al-Din, Abu Abdullah al-Misri al-Zirikle. Born in 745 AH. He studied under Jamal al-Din al-Asnawi and Siraj al-Din al-Balqini and acquired knowledge of Hadith in Damascus from al-Mughallati. He passed away in Rajab 794 AH. [Abu Bakr ibn Ahmad, Ibn Shahba, Tabaqat al-Shafiʻiyyah, edited by Dr. Abdul Aleem Khan, Alam al-Kutub, Beirut, 1st edition, 1407 AH, vol. 3, p. 167, Biography no.700]

[37] *Al-Itqan fi ʻUlum al-Qur'an*, vol. 1, pp. 132–134

[38] Ibid. pp. 136-137

[39] Ibid. pp. 138-141

[40] Sayyiduna Abdullah ibn Abbas (may Allah be pleased with him), son of Abbas ibn Abdul Muttalib ibn Hashim ibn Abd Manaf, al-Qurashi, al-Hashimi. He was born three years before the Hijrah in the Valley of Banu Hashim. He was the cousin of the Messenger of Allah ﷺ. The Prophet ﷺ prayed for Abdullah ibn Abbas (may Allah be pleased with him) to have understanding of the Qur'an, and the result of that supplication became evident in his deep knowledge. He passed away in Ṭāʾif in 68 AH. [*Al-Maʿrifah wa al-Tārīkh*, Imam Fasuwayh, edited by Akram Diyaʾ al-ʻUmari, Matbaʿat al-Irshad, Baghdad, 1st edition, 1393 AH, vol. 1, p. 241]

ملے۔ حاکم نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب سورۃ سبح اسم ربک الاعلیٰ نازل ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ سورتیں ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں موجود ہے۔[41]

سولھویں نوع: قرآن کریم کے اُتار جانے کی کیفیت

قرآن کریم لیلۃ القدر میں ایک ہی مرتبہ مکمل آسمانِ دنیا پر بھیج دیا گیا اور پھر اُس کے بعد تئیس سال کے عرصے میں تھوڑا تھوڑا کرکے روئے زمین پر حالات کے مطابق نازل کیا جاتا رہا۔[42]

سترھویں نوع: قرآن اور اُس کی سورتوں کے نام

اللہ تعالیٰ نے جملۃ اپنی کتاب کا نام قرآن رکھا جس طرح اہلِ عرب مجموعی کتاب کو دیوان کہتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے حصہ کا نام سورۃ مقرر فرمایا جیسا اہلِ عرب قصیدہ نام رکھتے تھے۔ اور چھوٹے سے جملہ کو آیۃ، بیت کے مقابلے میں رکھا، پھر آیت کے آخری حصہ کو فاصلہ کا نام قافیہ کے بجائے عطا کیا۔ قرآن کریم کے تقریباً ۵۵ نام ہے۔[43]

اٹھارھویں نوع: قرآن کریم کی جمع اور ترتیب

رسول اکرم ﷺ کے دور میں قرآن کریم مختلف پرچوں پر لکھی ہوئی تھی لیکن نزول کا سلسلہ رسول اکرم ﷺ کے دور میں مکمل ہوا تھا۔ بعد میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ[44] کے دور میں ایک مصحف پر جمع کی، اور سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کو ایک لہجہ پر جمع کی اور اب ہمارے سامنے ایک مستند نسخہ موجود ہے۔[45]

انیسویں نوع: قرآن کریم کی سورتوں، آیتوں، کلمات اور حروف کی تعداد

قرآن کریم میں ایک سو چودہ سورتیں، ۶۲۳۶ آیتیں اور ۳۲۳۶۷۱ حروف ہیں۔[46]

بیسویں نوع: قرآن کریم کے حفاظ اور راوی

امام بخاری نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ[47] سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سُنا ہے کہ قراءت کو چار لوگوں سے سیکھو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ[48]، معاذ رضی اللہ عنہ، سیدنا سالم رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یعنی قرآن کریم کی تعلیم ان لوگوں سے حاصل کرو۔[49]

---

41 *Al-Itqan fi ʻUlum al-Qur'an*, vol. 1, pp. 142–145
42 *Ibid.*, pp. 146–177
43 *Ibid.*, pp. 178–201
44 Abu Bakr al-Ṣiddīq ʿAbdullah ibn Abī Quḥāfah ʿUthmān, al-Taymī, al-Qurashī. He was the first Rightly Guided Caliph in Islam. He was the first person to embrace Islam and remained in the service and obedience of the Prophet ﷺ until his last breath. During his final illness, the Messenger of Allah ﷺ appointed him to lead the Muslims in prayer. On the 22nd of Jumādā al-Ākhirah in the year 13 AH, Abu Bakr al-Ṣiddīq (may Allah be pleased with him) departed from this world.
[*Maʿrifat al-Ṣaḥābah*, Abū Nuʿaym, vol. 1, p. 22]
45 *Al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān*, vol. 1, pp. 202–223
46 Ibid. Pp. 225-243
47 ʿAbdullāh ibn ʿAmr ibn al-ʿĀṣ ibn Wāʾil ibn Hāshim, al-Qurashī, al-Sahmī, Abū Muḥammad, also known as Abū ʿAbd al-Raḥmān. He embraced Islam before his father. He used to listen to the ḥadīths of the Messenger of Allah ﷺ and write them down. He participated in the conquest of Shām (Greater Syria), the Battle of Yarmūk, and the Battle of Ṣiffīn. He passed away in the year 73 AH.
[*Usd al-Ghābah fī Maʿrifat al-Ṣaḥābah*, Imām Ibn al-Athīr, ed. ʿAlī Muḥammad Muʿawwaḍ, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1st ed., 1415 AH, vol. 3, p. 345, entry no. 3092]
48 ʿAbdullāh ibn Masʿūd ibn Ghāfil ibn Ḥabīb, Abū ʿAbd al-Raḥmān, al-Hudhalī. His title was *Ṣāḥib al-Naʿlayn* ("the bearer of the Prophet's sandals"). He was among the earliest Muslims. He had the honor of reciting the Qur'an publicly in Makkah for the first time and participated in both migrations. He took part in the Battle of Badr and all subsequent expeditions. He passed away in Kūfah in 32 or 33 AH. [*Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣaḥābah*, vol. 4, p. 201, entry no. 4970]
49 *Al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān*, vol. 1, pp. 224–244

اکسویں نوع: قرآن کے عالی اور نازل سندیں

سندوں کے علو اور جستجو کرنا سنت ہے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی ہر آیت اور ہر شانِ نزول مگر ہر پہلوں کے لیے سند کی ضرورت ہے۔ کیونکہ امام مسلم نے صحیح مسلم میں فرمایا: «الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ، وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ»[50]

بائیسویں نوع: متواتر ،تئیسویں نوع: مشہور ،چوبیسویں نوع: اعاد ،پچیسویں نوع: شاذ ، چھبسویں نوع: موضوع ، ستائیسویں نوع: مدرج، نوعین: قراء تیں

قراءت کی تقسیم متواتر، آحاد اور شاذ تین قسموں میں ہوتا ہے متواتر مشہور قراءتوں کو کہتے ہیں، اور آحاد ان تین قراءتوں کا نام ہے جن کو ملا کر دس قراء تیں پوری ہوتی ہے اور صحابی کرام کی قراء تیں ان کے ساتھ ملحق کی جاتی ہے، شاذ تابعین کی قراءت کو کہا جاتا ہے۔ جیسے اور بھی اس کی اقسام ہیں۔[51]

اٹھائیسویں نوع: وقف اور ابتدا

اسی کے وسیلہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کسی طرح لفظ کو پر ادا کرنا چاہئے قراءت میں اصل بات اسی کا معلوم کرنا ہے۔ لیکن فنِ قراءت کے اماموں نے ان میں سے نو وجوہ کو اپنی اصطلاح میں اپنایا ہے: (۱) سکون (۲) روم (۳) اشمال (۴) ابدال (۵) ادغام (۶) نقل (۷) حذف (۸) اثبات اور (۹) الحاق۔[52]

انیتسویں نوع: اُن آیاتوں کا بیان جو لفظاً موصل مگر معنی کے لحاظ سے مفصول ہیں

مجملہ ایسی آیتوں کے بارے میں جس میں جن یہ بات واقع ہوئی ہے کہ ایک آیتِ کریمہ میں جب سخت اشکال پیدا ہو دئی ہے تو اس کے ذریعے ان اشکال کو حل کر سکتے ہیں۔[53]

تیسویں نوع: اِملہ اور فتح

فتح اور امالہ ان فصیح اہلِ عرب کی زبان میں دو مشہور لغتیں ہیں جن کی بول چال کے مطابق قرآن کریم نازل ہوا۔ چناچہ اہلِ حجاز کی زبان فتح کے لئے مخصوص ہے اور ملک نجد کے باشندے مثلاً تمیم، اسد اور قیس عام طور پر امالہ کر کے بولا کرتے ہیں۔[54]

اکتیسویں نوع: اِدغام، اِظہار، اخفاء اور اِقلاب

قاریوں کی مختلف اصطلاحات ہے ان کی روشنی وہ قراءت کرتے ہیں۔[55]

بیتسویں نوع: مد اور قصر

مد اس زیادتی صوت کا نام ہے جو صرف مد میں طبیعی کشش صوت کے علاوہ مطلوب ہوتی ہے۔ اور قصر اس زیادتی کو چھوڑ کر مد طبیعی کو علی حالہ قائم رکھنے کا نام ہے۔[56]

تینتیسویں نوع: تخفیف ہمزہ

تخفیف ہمزہ کی مخرج اور تلفظ دونوں باتوں میں ہمزہ نہایت ثقیل اور دشواری سے ادا ہونے والا حرف ہے۔ اس لئے اہلِ عرب نے اُس کے ادا کرنے اور زبان کو اس کے تلفظ کے ساتھ قائم بنانے میں طرح طرح کے تخفیف سے کام لیا ہے۔[57]

چونتیسویں نوع: قرآن کریم کے تحمل (اُٹھانے) کی کیفیت

---

[50] Imām Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, ed. Muḥammad Fawwād ʿAbd al-Bāqī, Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, Beirut, n.d., Book 5 – *Bāb: Indeed the Isnād is Part of the Religion*, vol. 1, p. 15

[51] *Al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān*, vol. 1, pp. 254–281

[52] Ibid., pp. 282–308

[53] Ibid., pp. 309–312

[54] Ibid., pp. 313–322

[55] Ibid., pp. 323–332

[56] Ibid., pp. 333–339

[57] Ibid., pp. 340–342

قرآن کریم کی تلاوت، تلفظ کی صحیح ادائیگی، حفظ کرنا اور اس کی بیان کی ہوئی احکام پر عمل کرنا وغیرہ امت کی ذمہ داری ہے کیونکہ علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اسی جگہ میں علم سے مراد قرآن کریم کے علوم سیکھنا ہے۔[58]

پینتسویں نوع: تلاوتِ قرآن اور اُس کی تلاورت کرنے کی آداب

قرآن کریم کی تلاوت کرنے میں قرآن کریم کے آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے اول قرآن کریم کے تلفظ آداب کے ساتھ اداد کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ موحول کے آداب کا بھی خیال رکھنا۔[59]

چھتیسویں نوع: قرآن کریم کے غریب الفاظ کی معرفت

قرآن کریم کے غریب یعنی مانوس الفاظ کی معرفت ضروری ہے کیونکہ قرآن کریم اہلِ عرب کی زبان پر نازل ہوئی اور اس کی زبان کا ہر پہلوں سے واقف کرنا اہمیت کا حامل ہے۔ اس لیے کہ اس کے بغیر قرآن کریم سمجھنا مشکل ہے۔[60]

سنیتسویں نوع: قرآن کریم میں ملک حجاز کے سوا دوسری عربی زبانوں کے کون الفاظ ہے

قرآن کریم میں ملک حجاز کے علاوہ بہت سے الفاظ دوسری عربی زبان آکر حجاز کی عربی شکل اختیار کی اس نوع ان الفاظ کی پہچان سے بحث کی ہے۔[61]

اڑتیسویں نوع: قرآن کریم میں عربی زبان کے ماسوا دیگر زبانوں کے الفاظ کا پایا جانا

اس بات علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ آیا قرآن کریم معرب الفاظ ہے یا نہیں، اس لحاظ سے آئمہ کرام نے اپنی رائے پیش کی ہے۔[62]

اُنتالیسویں نوع: وجوہ اور نظائر

اس نوع میں اُن مشترک الفاظ سے بحث کی جاتی کہ بظاہر الفاظ ایک جیسے ہوں لیکن سیاق وسباق کے لحاظ سے اس کا معنی بدلتا جاتا ہے۔[63]

چالیسویں نوع: اُن اَدوات کے معانی جن کی ایک مفسر کو ضرورت ہوتی ہے

اَدوات سے مراد وہ حروف اور ان کے ہم شکل اسماء افعال اور اسماء ظروف ہیں۔ کہ اُن الفاظ کے واقع ہونے کی جگھوں میں اختلاف ہونے سے کلام اور استنباط کا حل واضح ہوتا ہے۔[64]

اِکتالیسویں نوع: اعربِ قرآن

قرآن کریم کی اعراب کی ادائیگی میں انتہائی احتیاط سے کام لیناضروری ہے کیونکہ ایک اعراب کے غلط استعمال سے معنی میں تبدیلی آتی ہے اور معنی ایک طرف سے دوسری طرف جاتا ہے۔[65]

بیالیسویں نوع: وہ ضروری قواعد جن کو جاننے کی حاجت ایک مفسر کو ہوتی ہے

ایک مفسر کے لیے کچھ منتخب علوم کا ہوناضروری ہے تاکہ ان علوم کی روشنی وہ قرآن کریم کی تفسیر صحیح انداز میں کر سکیں۔ مثلاً علم القرءت، علم النحو، علم الصرف، علم البلاغہ، علم اشباہ والنظائر، علم اضداد، علم المفرد اور علم شانِ نزول وغیرہ۔[66]

---

[58] Ibid. Vol. 1, pp. 343–358
[59] Ibid. vol. 1, pp. 359–390
[60] *Ibid.*, vol. 2, pp. 3–105; Regarding *Gharīb al-Qurʾān*, Imām Ibn Qutaybah also authored an authoritative work, published by Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Egypt, in 1398 AH, edit, Aḥmad Ṣaqr.
[61] vol. 2, pp. 106–124
[62] *Ibid.*, vol. 2, pp. 125–143
[63] *Ibid.*, vol. 2, pp. 144–165; Before Imām al-Suyūṭī, Imām al-ʿAskarī also authored a treatise on *Wujūh wa al-Naẓāʾir*, published by Maktabat al-Thaqāfah al-Dīniyyah, Cairo, edited by Muḥammad ʿUthmān, in 1428 AH.
[64] Ibid., Vol. 2, pp. 166–308
[65] *Ibid.*, vol. 2, pp. 309–333; Among the earliest works written on *Iʿrāb al-Qurʾān* is the book by Imām Abū Naḥḥās, also titled *Iʿrāb al-Qurʾān*, published by Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut, in 1421 AH.
[66] *Ibid.*, vol. 2, pp. 334–384

تینتالیسویں نوع: محکم اور متشابہ

اس نوع اِن آیات کی پہچان سے بحث ہوتی ہے کہ کون سی آیت محکم ہے اور کونسی متشابہ تاکہ ان علوم کے ذریعے قرآن کریم کی تفسیر ایک صحیح انداز سے ہو سکیں گی۔[67]

چوالیسویں نوع: قرآن مجید کے مقدم اور مؤخر مقامات

قرآن کریم مقدم ومؤخر آیت کی نزول سے باخبر ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ آیت کا شانِ نزول اور موقع محل سے انتہائی گہرا تعلق ہے اس کے بغیر قرآن کریم کی تفسیر کرنا مشکل ہے۔[68]

پنتالیسویں نوع: عام وخواص

عام وخواص کی اصطلاح کا مطلب یہ ہے کہ عام فہم آیت کو آسانی سے سمجھ آسکتی ہے لیکن بعض خاص سورۃ وآیت ایک خاص اصطلاح رکھتا ہے خاص موقع پر نازل ہوئی۔ اِن سے باخبر ہونا ضروری ہے۔[69]

چھیالیسویں نوع: قرآن کا مجمل اور مبین حصّہ

مجمل آیت وہ ہے جن کی دلالت واضح نہ ایک عام بندہ آسانی نہ سمجھ سکی۔ اور مبین وہ حصہ ہے جن کی وضاحت ہو چکی ہوں۔[70]

سینتالیسویں نوع: قرآن کا ناسخ اور منسوخ

قرآن کریم کی تشریح وتوضیح اور سمجھنے کے لیے ناسخ ومنسوخ کو جاننا نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ کونسی آیت ناسخ اور کونسی منسوخ ہے۔ تاکہ تفسیر کے دوران غلطی سے بچ جاتا ہے۔[71]

اڑتالیسویں نوع: مشکل اور اختلاف وتناقض کا وہم دلانے والی آیات

بعض مقامات پر آیاتوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تعارض پیش آتی ہے اِن کی حل پیش کرنا، تاکہ قرآن کریم کی تفسیر میں کوئی مشکل نہ ہو۔[72]

اُنچاسویں نوع: قرآنِ مطلق اور قرآن مقید

مطلق: اُس کو کہتے ہیں کہ بلا کسی قید کے ماہیت پر دلالت کرے اور وہ قید کے ساتھ ایسا ہوتا ہے جیسا عام خاص کے ساتھ مل کر خصوصیت کو شامل ہو جاتا ہے۔ جس وقت کوئی دلیل ایسی پائی جائے گی جس کے ذریعے سے مطلق کو کسی قید میں مقید کر سکیں۔ تو مقید کر دیا جائے گا۔[73]

پچاسویں نوع: قرآنِ منطوق اور قرآن مفہوم

جس معنی پر لفظ کی دلالت محل نطق میں ہوتی ہے اُسے منطوق کہتے ہیں اگر وہ لفظ ایسے معنی کا فائدہ دیتا ہے کہ اُس معنی کے سوا دوسرے معنوں کا احتمال اُس لفظ میں ہو ہی نہیں سکتا تو وہ لفظ نص کہلائے گا۔ اور مفہوم لفظ کی دلالت معنی پر محل نطق میں نہ ہو بلکہ اُس سے حارج تو ایسی دلالت کو مفہوم کہتے ہیں۔[74]

اکیاونویں نوع: قرآن کریم کے وجوہ مخاطبات

اس سے مراد یہ ہے کہ قرآ کریم میں بعض مقامات پر عام خطاب آئی ہے لیکن اس سے خاص لوگ یا واقعہ مراد ہے اور بعض مقامات پر ایک خاص خطاب آئی ہے لیکن اِس کا حکم عام ہے۔[75]

---

[67] *Ibid.*, vol. 3, pp. 3–37
[68] *Ibid.*, vol. 3, pp. 38–47
[69] *Ibid.*, vol. 3, pp. 48–58
[70] *Ibid.*, vol. 3, pp. 59–65
[71] *Previously cited source*, vol. 3, pp. 66–87; Regarding *Nāsikh wa Mansūkh*, Imām Qatādah authored a book that has been published with the research of Ḥātim Ṣāliḥ by the College of Arts, Baghdad, in 1418 AH.
[72] *Ibid.*, vol. 3, pp. 88–100; Before Imām al-Suyūṭī, Imām Ibn Qutaybah wrote a book on this subject titled *Taʾwīl Mushkil al-Qurʾān*, edited by Ibrāhīm Shams al-Dīn and published by Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut.
[73] *Ibid.*, vol. 3, pp. 101–103
[74] *Ibid.*, vol. 3, pp. 104–108
[75] *Ibid.*, vol. 3, pp. 109–119

باونویں نوع: حقیقت اور مجازِ قرآن

قرآن کریم میں بعض آیتوں کو حقیقی معنوں میں مستعمل کیا ہے اور بعض جگہ کسی آیت کا مفہوم مجازاً بیان کی ہوں۔[76]

ترپن ویں نوع: قرآن کریم کی تشبیہ اور اُس کے استعارات

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی تشبیہ دوسری چیزوں سے، ہر واقعہ کے لیے مثل اور سمجھنے کے لیے نقلی وعقلی دلائل بیان کی ہے تا کہ قرآن کریم کی بیان شدہ اسلوب کو آسانی سے سمجھ سکے۔[77]

چون ویں نوع: قرآن کریم کے کنایات اور اس کی تعریفیں

قرآن کریم کا اسلوب نہایت پاکباز ہے اس لیے جب قرآن کریم میں کسی طرف اشارہ کیا ہے مثلاً هوالذی خلقكم من نفس واحدة یہاں نفس واحد آدم علیہ السلام کی طرف کنایہ ہے۔[78]

پچپن ویں نوع: حصر اور اختصاص

مخصوص طریق سے کسی امر کو کسی امر کے ساتھ خاص کرنا یا کسی امر کے لیے کوئی حکم ثابت کرنا اور اُس کے ماسواسے اُس حکم کی نفی کرنا حصر کہلاتا ہے۔[79]

چھپن ویں نوع: ایجاز اور اطناب کے بیان میں

صاحب کشاف کہتا ہے کہ بلیغ کو جس طرح اجمال کے موقع پر اجمال اور ایجاز کرنا واجب ہے اسی طرح تفصیل کے مقام پر تفصیل اور اشباع کرنا واجب ہے۔[80]

ستاون ویں نوع: خبر اور انشاء

علمائے فن نحو اور علم بیان کے تمام علمائے کلام کا انحصار خبر اور انشاء کی دو قسموں میں کرتے ہیں اور ان کے سوا کلام کی کوئی تیسری قسم نہیں قرار دیتے۔[81]

اٹھاون نوع: قرآن کریم کے بدایع

قرآن کریم کے بدائع میں مجاز، استعارا، کنایہ، تمثیل، تشبیہ، مساوات، بسط، ایفال، تشریع، تردید، تفسیر، ترتیب، ترقی، جمع وتفریق، حسن الابتداء، حسن الختام، لف ونشر اور موازنہ جیسے بے شمار انواع شامل ہے۔[82]

اُنسٹھ ویں نوع: فواصل آیات

جس طرح شعر کے آخری لفظ کو قافیہ اور سجع کے انتہائی لفظ کو قرینہ کہتے ہیں اسی انداز پر آیت قرآن کریم کے آخیر کا کلمہ فاصلہ کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔[83]

ساٹھویں نوع: سورتوں کے فواتح

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورتوں کا افتتاح کلام کے دس انواع کے ساتھ انواع سے فرمایا اور کوئی سورۃ ایسی نہیں جو اُن دس انواع میں کسی نہ کسی سے خارج ہو۔ کلام کی پہلی نوع اللہ تعالیٰ کے حمد وثناء کرنا ہے اور ثناء کی دو قسمیں ہیں۔ اول اللہ تعالیٰ کے لئے صفات مدح کا اثبات۔ اور دوم صفاتِ نقص اللہ تعالیٰ سے نفی کرنا۔[84]

---

[76] *Ibid.*, vol. 3, pp. 120–141
[77] *Ibid.*, vol. 3, pp. 142–158
[78] *Ibid.*, vol. 3, pp. 159–167
[79] *Ibid.*, vol. 3, pp. 168–178
[80] *Ibid.*, vol. 3, pp. 179–255
[81] *Ibid.*, vol. 3, pp. 256–283
[82] *Ibid.*, vol. 3, pp. 284–331
[83] *Ibid.*, vol. 3, pp. 332–360
[84] *Ibid.*, vol. 3, pp. 361–365

اکسٹھویں نوع: سورتوں کے خواتم

یہ بھی فواتح کی طرح حسن وخوبی میں طاق ہے اس لئے یہ کلام کے وہ مقامات ہے جو آخر میں گوش زد ہوا کرتے ہیں۔[85]

باسٹھویں نوع: آیتوں اور سورتوں کے مناسبت

ہر آیت کا دوسری آیت سے اور سورت کا دوسری سورت سے ایک مناسبت یعنی ربط ضرور ہو تا کہ اس کی مضمون مسلسل ہو اور آسانی سے سمجھ سکے۔[86]

تریسٹھویں نوع: متشابہ آیتیں

قرآن کریم میں بعض آیت متشابہ ہے انسان کو آسانی سے سمجھ نہیں اس لئے اس کی تشریح دوسری آیتوں سے ہوتی ہے۔ یا ایک واقعہ کی تفصیل مختلف مقامات پر ہوگئی تھی ان سب کو اکٹھا کر کے متعلقہ مفہوم سمجھ پاتا ہے۔[87]

چونسٹھویں نوع: اعجازِ قرآن

امتِ محمدیہ کے زیادہ تر معجزات عقلی ہے جس کا سبب اس امت کے افراد کے ذکاوت اور اُن کے عقل کا کمال ہے۔ دوسری سبب یہ ہے کہ شریعت محمدی ﷺ چونکہ قیامت تک صفحہ دہر پر باقی رہنے والی شریعت ہے۔[88]

پینسٹھویں نوع: قرآن کریم سے مستنبط کئے گئے علوم

قرآن کریم ایک ایسی معجز کتاب ہے کہ دنیا میں ایسے علم باقی نہیں ہے جس کا وجود قرآن کریم میں موجود نہ ہو، اس لئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید بار بار فرماتا ہے کہ قرآن کریم میں تدبر کریں۔[89]

چھیاسٹھویں نوع: امثال القرآن

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بطور نصیحت اقوام سابقہ اور مختلف چیزوں کے ساتھ امثال ذکر کی ہے۔[90]

سڑسٹھویں نوع: قرآن مجید کی قسمیں

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف چیزوں پر بطور تاکید قسم کھائی ہے۔ اگرچہ ان میں شہادت کی خبر دی گئی ہے۔[91]

اڑسٹھویں نوع: قرآن کا جدل (طرزِ مجادلہ)

قرآن کریم مختلف لوگوں کے ساتھ مجادلہ (بحث) کا ذکر کی ہے جیسا سورۃ مجادلہ میں خولہ بنتِ ثعلبہ رضی اللہ عنہا کا رسول اکرم ﷺ سے مجادلہ کا ذکر کرنا۔[92]

انتھرویں نوع: قرآن کریم میں کون سے اسماء، کنیتیں اور القاب واقع ہیں

قرآن کریم میں انبیاء کرام کے نام جیسا سیدنا آدم علیہ السلام، فرشتوں میں سیدنا جبرائیل علیہ السلام، مقامات میں مدینہ منورہ، بدر واحد وغیرہ مختلف نام موجود ہے۔ کنیت میں ابولہب اور فرعون۔[93]

---

[85] *Ibid.*, vol. 3, pp. 366–368
[86] *Ibid.*, vol. 3, pp. 369–389
[87] *Ibid.*, vol. 3, pp. 390–396
[88] *Ibid.*, vol. 4, pp. 3–27; There is also a book on *Iʿjāz al-Qurʾān* by Imam al-Bustī, published by Dār al-Maʿārif, Egypt, in 1976 CE.
[89] *Ibid.*, vol. 4, pp. 28–43
[90] *Ibid.*, vol. 4, pp. 44–52; On *Amthāl al-Qurʾān*, an earlier work was authored by Imam Ibn Qayyim: *Amthāl fī al-Qurʾān min Iʿlām al-Muwaqqiʿīn*, ed. Abū Ḥudhayfah Ibrāhīm ibn Muḥammad, Maktabat al-Ṣaḥābah, Egypt, 1st ed., 1406 AH.
[91] *Ibid.*, vol. 4, pp. 53–59
[92] *Ibid.*, vol. 4, pp. 60–66
[93] *Ibid.*, vol. 4, pp. 76–92

سترویں نوع: مبہماتِ قرآن

بعض مقامات پر قرآن کریم میں ایک بات واضح معلوم نہ ہو بلکہ مبہم ہے اس کی دوسری آیتوں کی مدد سے حل کر سکیں۔[94]

اکھترویں نوع: اُن لوگوں کے نام جن کے بارے میں قرآن کریم نازل ہوئی

قرآن کریم زیادہ تر موقع محل کے مطابق نازل ہوئی جب بھی کوئی واقعہ رونما ہوئی اور کوئی ضرورت پیش آئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کا نزول ہوتی جس طرح سورۃ النور کی دس آیاتیں سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کے باے میں نازل ہوئی اور سورۃ الاحزاب کی آیاتیں سیدنا زید رضی اللہ عنہ[95] کے بارے میں نازل ہونا۔[96]

بہترویں نوع: قرآن کریم کے فضائل

قرآن کریم کے فضائل بہت زیادہ ہے ہر موقع اور واقعہ کے مناسبت سے قران کریم ایک فضیلت رکھتا ہے۔ جیسا سورۃ الاخلاص کا پڑھنا ثلث قرآن کے برابر کہنا۔[97]

تہترویں نوع: قرآن کریم کا افضل اور فاضل حصہ

قرآن کریم سب افضل ہے لیکن بعض سورتیں اور آیتیں افضل ہیں جیسا سورۃ الفاتحہ اور آیت الکرسی وغیرہ۔[98]

چوہترویں نوع: مفردات القرآن

قرآن کریم کے مفردات یعنی الفاظ سے واقفیت رکھنا کہ کون سالفظ کون سی جگہ پر، کون سی موقع سے مناسبت رکھتا ہے۔ اور یہ الفاظ کس مادے سے بناہے اور ان سے مزید کون سی الفاظ بنتا ہے۔ ان کی لغوی و اصطلاحی معنیٰ کیا ہے۔[99]

پچھترویں نوع: خواص قرآن

قرآن کریم سب خاص کلام ہے لیکن بعض سورتوں اور آیاتوں کا پڑھنا کسی خاص پہلو سے خاص ہے جیسا کسی جگہ میں درد کے دوران سورۃ الفاتحہ پڑھنا اور یا شہد کو بطور دوائی کھانا۔[100]

چھترھویں نوع: قرآن کریم کا رسم خط اور اس کی کتابت کے آداب

قرآن کریم لکھنے کے دوران رسم عثمانی کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کیونکہ اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا اجماع ہے۔[101]

ستترویں نوع: قرآن کریم کی تفسیر اور تاویل کی معرفت اور اُس کے شرف اور اُس کی ضرورت کا بیان

قرآن کریم کی تفسیر و تاویل سے باخبر ہونا ضروری ہے کہ مفسرین نے کن کن پہلو سے مذکورہ آیات کی تفسیر اور تاویل کی ہے اپنی طرف سے بے جا تاویلات سے اجتناب کریں۔[102]

اٹھترویں نوع: مفسر کی شرطوں اور اس کے آداب کی شناخت

تفسیر کے دوران مفسر نے کن شرائط سے قرآن کریم کی تفسیر کی ہے ان شرائط سے واقفیت رکھنا اور قرآن کریم کے آداب کا خیال رکھنا۔[103]

---

[94] *Ibid.*, vol. 4, pp. 93–118
[95] *Ibid.*, vol. 4, p. 117
[96] *Ibid.*, vol. 4, p. 119
[97] *Ibid.*, vol. 4, pp. 120–135; On *Faḍāʾil al-Qurʾān*, there is a work by Imam al-Harawī, edited by Marwān al-ʿAṭiyyah, published by Dār Ibn Kathīr, Damascus, in 1415 AH.
[98] *Ibid.*, vol. 4, pp. 136–137
[99] *Ibid.*, vol. 4, pp. 148–157; On *Mufradāt al-Qurʾān*, the work of Imam al-Rāghib al-Iṣfahānī is considered a foundational source. It was edited by Ṣafwān ʿAdnān Dāʾūdī and published by Dār al-Qalam, Damascus, in 1412 AH.
[100] *Ibid.*, vol. 4, pp. 158–166
[101] *Ibid.*, vol. 4, pp. 167–191
[102] *Ibid.*, vol. 4, pp. 192–199
[103] *Ibid.*, vol. 4, pp. 200–230

اُناسی ویں نوع: غرائب تفسیر

اس قسم کے اقوال سے ایک اُس شخص کا قول ہے جس نے قولہ اللہ: حمعسق کے بارے میں کہا ہے کہ "ح" سے علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کا جنگ مراد ہے "میم" مراد مروانی حکومت "عین" سے عباسی حکومت۔ "س" سے سفیانی حکومت جیسے مراد ہے۔[104]

اسیّ ویں نوع: طبقاتِ مفسرین

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے دور میں دس صحابہ کرام مفسر مشہور ہوئے ہیں۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ جیسے لوگوں کے ہر فن میں طبقات ہے مثلاً پہلی صدی ہجری، دوسری صدی جیسے لوگوں کی طبقات ہوتی ہے۔[105]

نتائجِ تحقیق:

اس تحقیق کی روشنی میں جن نتائج تک ہماری فہم پہنچ سکی اس کو ذیل میں مختصراً بیان کرتا ہوں۔

1۔ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ اپنے دور کے ایک عظیم مفسر، علوم القرآن کے ماہر اور شیخ الاسلام مانے جاتے ہیں۔

2۔ علوم القرآن کا ارتقاء پہلی وحی کے ظُہور سے ہی ہوا ہے۔

3۔ الاتقان فی علوم القرآن میں امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اسی (۸۰) انواع سے بحث کی ہے۔

4۔ علوم القرآن کا دائرہ تقریباً ستتر ہزار چار صد پچاس (۷۷۴۵۰) علوم تک پھیلا ہوا ہے۔

5۔ علوم القرآن کے طالب علم کو الاتقان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے اور یہ کتاب فنِ مذکورہ کے حوالے سے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Zirikli, Khayr al-Dīn. *Al-A'lām*. 15th ed. Vol. 3. Beirut: Dār al-'Ilm lil-Malāyīn, 2002.
* Aḥmad ibn Muḥammad. *Ṭabaqāt al-Mufassirīn*. Edited by Sulaymān ibn Ṣāliḥ. Vol. 1. Saudi Arabia: Maktabat al-'Ulūm wa al-Ḥikam, 1417 AH.
* Nawā'iḍah, 'Ādil. *Mu'jam al-Mufassirīn: Min al-'Aṣr al-Islāmī al-Mubakkir ilā al-'Aṣr al-Ḥāḍir*. 3rd ed. Vol. 1. Beirut: Mu'assasat Nawā'iḍah al-Thaqāfiyyah, 1409 AH.
* Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn. *Al-Itqān fī 'Ulūm al-Qur'ān*. Edited by Abū al-Faḍl Ibrāhīm. Vol. 1. Cairo: General Egyptian Book Organization, 1394 AH.
* Yāqūt al-Ḥamawī. *Mu'jam al-Buldān*. 2nd ed. Vol. 2. Beirut: Dār Ṣādir, 1995.
* Ibn Ḥajar al-'Asqalānī. *Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣaḥābah*. Edited by 'Ādil Aḥmad 'Abd al-Mawjūd. Vol. 4. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1415 AH.
* Ibn Khallikān. *Wafayāt al-A'yān*. Edited by Iḥsān 'Abbās. Vol. 4. Beirut: Dār Ṣādir, n.d.
* Ibn al-'Arabī, Abū Bakr. *Qānūn al-Ta'wīl*. Edited by Muḥammad Sulaymānī. Beirut: Mu'assasat 'Ulūm al-Qur'ān, 1406 AH.
* Ḥājjī Khalīfah, Muṣṭafā ibn 'Abd Allāh. *Kashf al-Ẓunūn 'an Asāmī al-Kutub wa al-Funūn*. Vol. 1. Baghdad: Maktabat al-Muthannā, 1914.
* Abū Zayd Bakr ibn 'Abd Allāh. *Ṭabaqāt al-Nassābīn*. Riyāḍ: Dār al-Rushd, 1407 AH.

[104] *Ibid.*, vol. 4, pp. 231–232
[105] *Ibid.*, vol. 4, pp. 233–301